احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
CPL 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

جمعہ 2- جون 2000ء - 28 صفر المظفر 1421 ہجری - 2- احسان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 123

جمعہ 2- جون 2000ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دشمن تھک گیا

حضرت عثمانؓ جب اسلام لائے تو ان کے چچا حکم بن ابی العاص نے ان کو رسیوں سے باندھ دیا اور کہا تو اپنے باپ دادا کے دین سے پھر گیا ہے میں تجھے نہیں کھولوں گا جب تک تو اس دین کو نہ چھوڑے مگر حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ میں کبھی اس دین کو نہیں چھوڑ سکتا۔ ان کی استقامت اور عزم کو دیکھ کر حکم مایوس ہو گیا اور انہیں کھول دیا۔

(طبقات ابن سعد جلد3 صفحہ55 داربیروت 1957ء)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے۔ اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئے، تو وہ کون سی بات تھی کہ اس طرح پر ایک بیکس ناتواں انسان کے ساتھ ہو جانے سے ہم کو کوئی ثواب ملے گا۔ ظاہری آنکھ تو اس کے سوا کچھ نہ دکھاتی تھی کہ اس ایک کے ساتھ ہونے سے ساری قوموں کو اپنا دشمن بنالیا ہے۔ جس کا نتیجہ صریح یہ معلوم ہوتا تھا کہ مصائب اور مشکلات کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑے گا اور وہ چکنا چور کر ڈالے گا، اسی طرح پر ہم ضائع ہو جائیں گے، مگر کوئی اور آنکھ بھی تھی جس نے ان مصائب اور مشکلات کو ہیچ سمجھا تھا اور اس راہ میں مرجانا اس کی نگاہ میں ایک راحت اور سرور کا موجب تھا۔ اس نے وہ کچھ دیکھا تھا جو ان ظاہربین آنکھوں کے نظارہ سے نہاں در نہاں اور بہت ہی دور تھا۔ وہ ایمانی آنکھ تھی اور ایمانی قوت تھی جو ان ساری تکلیفوں اور دکھوں کو بالکل ہیچ دکھاتی تھی۔ آخر ایمان ہی غالب آیا اور ایمان نے وہ کرشمہ دکھایا کہ جس پر ہنستے تھے۔ جس کو ناتواں اور بیکس کہتے تھے۔ اس نے اس ایمان کے ذریعہ ان کو کہاں پہنچا دیا۔ وہ ثواب اور اجر جو پہلے مخفی تھا، پھر ایسا آشکارا ہوا کہ اس کو دنیا نے دیکھا اور محسوس کیا کہ ہاں یہ اسی کا ثمرہ ہے۔ ایمان کی بدولت وہ جماعت صحابہؓ کی نہ تھکی اور نہ ماندہ ہوئی۔ بلکہ قوت ایمانی کی تحریک سے بڑے بڑے عظیم الشان کام کر دکھائے۔ اور پھر بھی کہا تو یہی کہا کہ جو حق کرنے کا تھا، نہیں کیا۔ ایمان نے ان کو وہ قوت عطا کی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سر کا دینا اور جانوں کا قربان کر دینا ایک ادنیٰ سی بات تھی اور اہل اسلام میں جبکہ ابھی کوئی بین نتائج نظر نہ آتے تھے۔ دیکھو! کس قدر مسلمانوں نے دشمنوں کے ہاتھوں سے کیسی کیسی تکلیفیں اور مصیبتیں محض لاالہ الااللہ کہنے کے بدلے برداشت کیں۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ سر دینا کوئی بڑی بات نہ تھی اور یا ایک یہ زمانہ ہے کہ باوجود اس کے کہ مخالف اس قسم کی اذیتیں نہیں دیتے۔ ایک عادل گورنمنٹ کے سائے میں رہتے ہیں۔ سلطنت کسی قسم کا تعرض نہیں کرتی۔ علوم دین حاصل کرنے کے پورے سامان میسر ہیں۔ ارکان مذہبی ادا کرنے میں کوئی تکلیف نہیں ہے۔ ایک سجدہ کا کرنا بار گراں معلوم ہوتا ہے۔ غور تو کرو، کہاں سر اور کہاں صرف ایک سجدہ! اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آج ایمان کیسا انحطاط کی حالت میں ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص406)

میں پھر صحابہؓ کی حالت کو نظیر کے طور پر پیش کر کے کہتا ہوں۔ کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر اپنی عملی حالت میں دکھایا کہ وہ خدا جو غیب الغیب ہستی ہے اور جو باطل پرست مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ اور نہاں ہے۔ انہوں نے اپنی آنکھ سے ہاں آنکھ سے دیکھ لیا ہے۔ ورنہ بتاؤ تو سہی کہ وہ کیا بات تھی جس نے ان کو ذرہ بھی پروا نہیں ہونے دی کہ قوم چھوڑی۔ ملک چھوڑا، جائیدادیں چھوڑیں۔ احباب اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا۔ وہ صرف خدا ہی پر بھروسہ تھا اور ایک خدا پر بھروسہ کر کے انہوں نے وہ کر دکھایا کہ اگر تاریخ کی ورق گردانی کریں تو انسان حیرت اور تعجب سے بھر جاتا ہے۔ ایمان تھا اور صرف ایمان تھا اور کچھ نہ تھا۔

(ملفوظات جلد اول ص407)

حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا
کی قوت ایمانی

حضرت زنیرہ رومیہ رضی اللہ عنہا ابتدائے بعثت میں اسلام لائیں۔ آپ بنو مخزوم کی کنیز تھیں جنہیں ابو جہل سخت تکلیف دیا کرتا تھا۔ ایک روایت کے مطابق وہ بنو عبدالدار کی لونڈی تھیں۔ جب اسلام لائیں تو اندھی ہو گئیں۔ مشرکین کہتے کہ اسے لات اور عزیٰ کی نافرمانی نے اندھا کر دیا ہے۔ آپؓ جواب میں فرماتیں کہ لات اور عزیٰ کو تو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ان کو پوجنے والے ہیں کون؟ یہ تو تقدیر آسمانی ہے۔ اللہ چاہے تو میری بینائی کو لوٹا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں تو مشرکین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ کرشمہ محمد کے جادو کا ہے۔ ابو جہل آپؓ کو دیکھ کر غصہ سے کہا کرتا تھا کہ اس بیوقوف اور کم علم زنیرہ پر تو اسلام کی سچائی ظاہر ہو گئی اور میں صاحب علم اور فراست اس سچائی کو نہ سمجھ سکا؟

(اسد الغابہ جلد دہم ص120 از علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن الأثیر۔ ترجمہ از پروفیسر غلام ربانی و مولانا عبدالشکور فاروق۔ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور۔ سن طباعت 1413ھ)

نصاب سہ ماہی دوم قیادت
تعلیم مجلس انصاراللہ

1۔ قرآن کریم پارہ نمبر21 نصف اول
2۔ کتاب شہادة القرآن از حضرت مسیح موعود
3۔ کتاب صداقت احمدیت از حضرت مصلح موعود

انصار کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس نصاب کا مطالعہ کریں۔ پرچہ جات اضلاع اور مجالس کو بھجوائے جا رہے ہیں۔ حل شدہ پرچہ جات ارسال کر دیں۔

قائد تعلیم
مجلس انصاراللہ۔ پاکستان

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلبر مرا یہی ہے

فرخ سلمانی

نمبر 58

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

قابل رشک قربانی

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں ایک جنگی ضرورت کے لئے خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کی تحریک فرمائی۔ ان دنوں میرے پاس کافی مال تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا اگر میں ابوبکرؓ سے زیادہ ثواب کما سکتا ہوں تو آج موقعہ ہے۔ میں آدھا مال لے کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ عمر! کتنا مال لائے ہو اور کس قدر بال بچوں کے لئے چھوڑ آئے ہو' میں نے عرض کیا حضور! آدھا مال لایا ہوں اور آدھا چھوڑ آیا ہوں۔ اور ابوبکر جو کچھ ان کے پاس تھا وہ سب لے کر آ گئے۔ حضور علیہ السلام نے ابوبکر سے دریافت فرمایا۔ ابوبکر! کتنا مال لائے ہو اور کس قدر گھر والوں کے لئے چھوڑ آئے ہو؟ ابوبکر نے عرض کیا۔ حضور! جو کچھ میرے پاس تھا وہ سب لے آیا ہوں اور بال بچوں کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ یعنی خدا تعالیٰ پر توکل ہے۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے یہ سن کر میں نے اپنے آپ سے کہا کہ میں ابوبکرؓ سے کبھی بھی نہیں بڑھ سکتا۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب ابی بکرؓ)

عبادت کا واسطہ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں آنحضرت ﷺ ایک خیمہ میں قیام پذیر تھے اور بار بار یہ دعا کرتے تھے کہ اے میرے اللہ! میں تجھے تیرے عہد کا واسطہ دیتا ہوں تجھے تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں۔ میرے اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے تو بے شک ہماری مدد نہ کر۔ یعنی اگر مسلمانوں کی یہ جماعت ہلاک ہو گئی تو پھر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ حضورؐ اتنی عاجزی اور زاری کے ساتھ بار بار دعا کر رہے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ سے رہا نہ گیا اور گھبرا کر آپؐ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا اے اللہ کے رسول! کافی ہے اتنی آہ وزاری کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کی دعا ضرور قبول کرے گا۔ حضور اس وقت زرہ پہنے ہوئے تھے چنانچہ حضور اس حالت میں خیمہ سے باہر آئے اور مسلمانوں کو خوشخبری دی کہ دشمن کی یہ جمیعت شکست کھا جائے گی۔ ان کے منہ موڑ دیئے جائیں گے بلکہ یہ گھڑی ان کے لئے بڑی دہشتناک' ہلاکت خیز اور تلخ ہوگی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اس وقت حضور نے یہ دعا بھی مانگی اے میرے اللہ! جو وعدہ تو نے مجھ سے کیا اس کو پورا کر اور مجھے اپنے وعدہ کے مطابق عطا کر۔ اے میرے اللہ! اگر یہ مسلمانوں کی جماعت ہلاک کر دی گئی تو پھر زمین میں تیری سچی عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔

(ترمذی کتاب التفسیر سورۃ انفال)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وعدہ پورا کر دیا

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضرؓ جنگ بدر میں شامل نہیں ہو سکے تھے اور اس کا ان کو بڑا افسوس ہوا تھا۔ آپ نے ایک دفعہ کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول! پہلی جنگ جو آپؐ نے مشرکین سے لڑی اس میں میں شامل نہیں ہو سکا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آئندہ کبھی مجھے مشرکین سے جنگ کرنے کا موقعہ دیا تو میں اللہ تعالیٰ کو دکھاؤں گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ لوگ اس کی اس بات سے تعجب کرتے۔ پھر جب احد کی لڑائی ہوئی تو ایک ایسا موقعہ آیا کہ مسلمان بکھر گئے اور ان کی صفیں قائم نہ رہ سکیں۔ اس پر انسؓ نے کہا۔ اے میرے اللہ! میں تیرے حضور ان لوگوں (یعنی صحابہ) کے کئے کی معذرت چاہتا ہوں اور دشمنوں یعنی مشرکین کے ظالمانہ سلوک سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں (مطلب یہ تھا کہ صحابہؓ سے جو غلطی ہوئی ان کو معاف کر دے) پھر وہ آگے بڑھے تو ان کو سعد بن معاذؓ ملے۔ انس بن نضرؓ نے ان سے کہا اے سعد! دیکھو جنت قریب ہے۔ رب کعبہ کی قسم مجھے احد کے ادھر سے اس کی خوشبو آ رہی ہے۔ سعدؓ نے یہ واقعہ آنحضرت ﷺ سے بیان کرتے ہوئے کہا جو انسؓ نے کہا کر دکھایا میں ایسا نہ کر سکا۔ حضرت انسؓ جو اس واقعہ کے راوی ہیں' بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے چچا (انسؓ) کو ایسی حالت میں شہید پایا کہ اسی (80) سے کچھ اوپر تلوار' نیزہ یا تیر کے ان کو زخم آئے تھے۔ مشرکین نے ان کی شکل بگاڑ دی ہوئی تھی۔ سوائے ان کی بہن کے کوئی ان کی نعش کو نہ پہچان سکا جس نے انگلیوں کے نشان سے ان کو پہچانا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ آیت اسی قسم کے لوگوں کے حق (اور شان) میں نازل ہوئی کہ مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اس کو پورا کر دکھایا اور وہ اپنے اس عہد میں سچے نکلے۔

(بخاری کتاب الجہاد باب من المومنین رجال)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 7-جون 2000ء

12-30 a.m ایم ٹی اے ناروے۔
1-00 a.m. بنگالی ملاقات۔
2-05 a.m. ہماری کائنات۔
2-30 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 97
3-30 a.m. فرانسیسی پروگرام۔
4-05 a.m. تلاوت۔خبریں۔
4-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-00 a.m. لقاء مع العرب۔نمبر 346
6-00 a.m. بنگالی ملاقات۔
7-05 a.m. اردو کلاس نمبر 315
8-30 a.m. فرانسیسی پروگرام۔
8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 97
10-05 a.m. تلاوت۔خبریں۔
10-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔
10-50 a.m. سواحیلی پروگرام۔
12-00 p.m. ہماری کائنات۔
12-40 p.m. لقاء مع العرب۔نمبر 346
1-45 p.m. اردو کلاس۔نمبر 315
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔خبریں۔
4-35 p.m. اردو اسباق نمبر 8
5-05 p.m. اطفال سے ملاقات۔ (نئی) (ریکارڈ۔31۔مئی 2000ء)
6-05 p.m. بنگالی سروس۔
7-10 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 98
8-10 p.m. اردو اسباق نمبر 8۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔

جمعرات 8-جون 2000ء

12-20 a.m فرانسیسی پروگرام۔
12-55 a.m. اطفال سے ملاقات۔
1-55 a.m. پروگرام۔ سیرت حضرت مسیح موعود
2-25 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 98
3-30 a.m. اردو اسباق نمبر 8
4-05 a.m. تلاوت۔خبریں۔
4-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-00 a.m. لقاء مع العرب۔نمبر 347
6-05 a.m. اطفال سے ملاقات۔
7-05 a.m. اردو کلاس۔نمبر 316
8-25 a.m. اردو اسباق۔نمبر 8
8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 98
10-05 a.m. تلاوت۔خبریں۔
10-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-05 a.m. سندھی پروگرام۔
12-05 p.m. پروگرام۔ سیرت حضرت مسیح موعود
12-50 p.m. لقاء مع العرب۔نمبر 347
1-55 p.m. اردو کلاس۔نمبر 316
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔خبریں۔
4-40 p.m. عربی سیکھئے۔
4-55 p.m. لقاء مع العرب
6-00 p.m. بنگالی سروس۔
7-05 p.m. ہومیوپیتھی کلاس نمبر 127
8-10 p.m. چلڈرنز کارنر۔(یسرنا القرآن)
8-30 p.m. چلڈرنز کارنر (پروگرام واقفین نو)
10-05 p.m. تلاوت۔درس ملفوظات۔
10-30 p.m. اردو کلاس۔نمبر 317
11-30 p.m. لقاء مع العرب۔

جمعہ 9-جون 2000ء

12-45 a.m. ایم ٹی اے لائف سٹائل۔
1-00 a.m. تقریر۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔(تبرکات)
1-50 a.m. کوئز۔تاریخ احمدیت۔
2-30 a.m. ہومیوپیتھی کلاس نمبر 127
3-40 a.m. عربی سیکھئے۔
4-05 a.m. تلاوت۔درس الحدیث۔
4-55 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-15 a.m. لقاء مع العرب۔
6-15 a.m. تبرکات
7-00 a.m. اردو کلاس۔نمبر 317
8-00 a.m. ایم ٹی اے لائف سٹائل۔
8-30 a.m. عربی سیکھئے
8-50 a.m. ہومیوپیتھی کلاس نمبر 127
10-05 a.m. تلاوت۔درس الحدیث۔خبریں
10-55 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-15 a.m. کوئز۔تاریخ احمدیت۔
12-00 p.m. سرائیکی پروگرام۔
12-55 p.m. لقاء مع العرب
2-00 p.m. اردو کلاس نمبر 317
3-05 p.m. انڈونیشین سروس۔
3-35 p.m. بنگالی سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔درس ملفوظات۔خبریں
4-50 p.m. نظم۔درود شریف۔
5-00 p.m. خطبہ جمعہ۔(براہ راست)
6-00 p.m. دستاویزی پروگرام۔
6-20 p.m. مجلس عرفان
7-25 p.m. خطبہ جمعہ
8-25 p.m. چلڈرنز کارنر۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔درس الحدیث۔
10-30 p.m. اردو کلاس۔نمبر 319
11-50 p.m. لقاء مع العرب نمبر 348

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئیق احمد بلال صاحب

زندگی کے آخری سانس تک جہاد میں مصروف رہنے والے مجاہد اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میزبان

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

بعض اوقات انسان کی زندگی میں بعض ایسے لمحے آتے ہیں جو اس کی خوش قسمتی کو چار چاند لگا دیتے ہیں ایسا ہی ایک لمحہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کے پیارے صحابی حضرت ابو ایوب انصاری ؓ کی زندگی میں بھی آیا۔ جب ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ؐ نے مدینہ ہجرت کی تو تمام مسلمان اس بات کے لئے تڑپ رہے تھے کہ کاش انہیں آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کی میزبانی کا اعزاز حاصل ہو۔ اس وقت ہمارے آقا نے بہت پیارا فیصلہ فرمایا "آپ ؐ نے فرمایا میری اونٹنی کو نہ پکڑو۔ اس کو جانے دو۔ جہاں اللہ تعالیٰ کا اذن ہو گا۔ وہاں یہ بیٹھ جائے گی اور وہی میرے قیام کی جگہ ہو گی۔" کیا ہی پیارا وہ منظر تھا۔ ہر طرف گہما گہمی تھی...... لوگ خوشی سے دف بجا رہے تھے جہاں جہاں سے حضور ؐ کی اونٹنی گزرتی' قریبی گھر والوں کے دل اس جوش طرب سے دھڑکنے لگتے کہ کاش یہ سعادت مجھے نصیب ہو۔ آخر یہ اونٹنی ایک صحابی ؓ کے گھر کے سامنے رکی اور پھر وہیں بیٹھ گئی...... یہ سعادت حضرت ابو ایوب انصاری ؓ کے حصے میں آئی۔

(درالسحابه فی مناقب القرابه والصحابه ؓ - تالیف محمد بن علی الشوکانی ؒ زیر لفظ۔ ابو ایوب انصاری)

نام و نسب

آپ کا پورا نام خالد بن زید بن کلیب النجاری الخزرجی ہے۔ بعض دفعہ انہیں مالک بن نجار کی نسبت سے المالکی اور انصار کے آزدی ہونے کی وجہ سے الازدی بھی لکھا جاتا ہے۔

عام الفیل میں یثرب (مدینہ منورہ) میں پیدا ہوئے۔ والدہ کا نام ہند بنت سعد تھا۔ ابن سعد نے زہراء لکھا ہے' جو ممکن ہے لقب ہو۔ یہ حضرت ابو ایوب انصاری ؓ کے والد کی ماموں زاد تھیں۔

(دائرہ معارف اسلامیہ۔ ابو ایوب انصاری)

قبول اسلام

حضرت ابو ایوب ؓ کا قبول اسلام بیعت عقبہ اولیٰ اور عقبہ ثانیہ کے درمیانی وقفے کا واقعہ ہے۔ 12 ہجری میں جب حضرت معصب بن عمیر ؓ 73 انصاری مردوں کا قافلہ لے کر خدمت نبوی ؐ میں حاضر ہوئے تو حضرت ابو ایوب انصاری ؓ اس میں شامل تھے۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد نمبر 2۔ اسماء من شهد العقبه۔ ص 100 ناشر: انتشارات ایران)

ضیافت النبی ؐ

آپ کو سب سے بڑی فضیلت تو یہ حاصل تھی کہ ہجرت مدینہ کے موقعہ پر آپ کو سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کے مکان میں حضور ؐ کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق ؓ' حضرت علی ؓ اور حضرت زید بن حارث ؓ بھی فروکش تھے۔

یہ سعادت کوئی معمولی سعادت نہ تھی۔ آپ کے مکان کی دو منزلیں تھیں۔ حضرت ابو ایوب انصاری ؓ نے عرض کیا "یا رسول اللہ آپ اوپر والی منزل میں رہیں کیونکہ میں اوپر والی منزل میں رہنا بے ادبی تصور کرتا ہوں۔ مگر حضور ؐ نے فرمایا "نہیں ہمیں نیچے رہنے میں آسانی ہے۔ تم اوپر رہو۔ حضرت ابو ایوب انصاری ؓ حسب ارشاد نبوی ؐ اوپر رہنے لگے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے پانی کا مٹکا جو اوپر رکھا ہوا تھا وہ ٹوٹ گیا۔ اس وقت حضرت ابو ایوب انصاری ؓ اور آپ کی بیگم کے پاس ایک ہی چادر تھی تو آپ جلدی سے اسی چادر سے پانی کو خشک کرنے لگے مبادا کہیں حضور ؐ پر ٹپکے اور آپ کو تکلیف نہ ہو آپ کا یہ معمول تھا کہ روزانہ حضور ؐ کی خدمت میں کھانا تیار کر کے بھجوایا کرتے تھے اور جب رسول کریم ؐ کھانا نوش فرما دیتے اور کچھ چھوڑ دیتے تو یہ دونوں میاں بیوی وہ کھانا تبرکا" کھایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے رسول کریم ؐ کے کھانے میں تھوڑی سی پیاز ڈال دی۔ جب کھانا واپس آیا تو آپ نے دیکھا کہ اس میں حضور ؐ کے کھانے کے نشان نہ تھے۔ گھبرائے ہوئے خدمت اقدس میں پہنچے اور کہا کہ یا رسول اللہ! آپ نے آج کھانا نہیں کھایا۔ حضور ؐ نے فرمایا اے ابو ایوب تم نے کھانے میں پیاز ڈال دی تھی اور میں بو کے سبب سے پیاز نہیں کھاتا کیونکہ مجھے فرشتوں سے ہمکلام ہونا ہوتا ہے تم شوق سے کھاؤ۔ اس کے بعد پھر کبھی حضرت ابو ایوب نے حضور ؐ کے کھانے میں پیاز نہیں ڈالی۔

(سیرت النبی ؐ لابن ہشام (اردو ترجمہ جلد اول ص 333 ناشر: ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور)

غزوات میں شمولیت

حضرت ابو ایوب انصاری ؓ کو یہ بھی فضیلت حاصل ہے کہ آپ نے تمام غزوات میں شرکت کی۔ بدر میں بھی حضور ؐ کے ساتھ احد میں بھی اور حنین میں بھی۔ آنحضرت ؐ کی وفات کے بعد بھی آپ تمام عمر جہاد میں مصروف رہے۔ ان کے مجاہدانہ سفروں میں ایشیا' افریقہ اور یورپ تینوں براعظم شامل ہیں۔

جب 35ھ میں حضرت عثمان ؓ کے گھر کا محاصرہ ہوا تو اس وقت ابو ایوب ؓ مدینے ہی میں تھے' بلکہ اس زمانے میں بعض اوقات مسجد نبوی میں امامت بھی کروایا کرتے تھے۔ حضرت علی ؓ کے دور خلافت میں نہروان کی جنگ میں (38ھ) حضرت علی ؓ کے ساتھ شامل تھے اور سواروں کا رسالہ آپ کی رکاب میں تھا۔ اسی موقعہ پر "رایة الامان" بھی آپ کے سپرد کیا گیا۔ یہ جنگ خوارج کے خلاف لڑی گئی تھی۔

36ھ میں جب حضرت علی ؓ نے کوفہ کو دار الحکومت بنایا تو مدینہ مین جو والی مقرر کئے تھے ان میں سے ایک حضرت ابو ایوب انصاری ؓ بھی تھے اسی لئے 17 رمضان 40ھ کو جب حضرت علی ؓ کی شہادت ہوئی تو آپ وہاں موجود نہ تھے بلکہ مدینہ میں ہی موجود تھے۔

46ھ میں بوزنطیوں کے خلاف غزوات کا زور بڑھ گیا۔ تقریباً 75 برس کا یہ مجاہد بوزنطیوں کے خلاف خالد بن ولید ؓ کے بیٹے عبدالرحمٰن کے ہمراہ مصروف جہاد تھا۔ 46ھ میں ہی بحری لڑائیوں میں شرکت کے لئے وہ مصر تشریف لے گئے۔

49ھ میں حضرت امیر معاویہ ؓ نے قسطنطنیہ پر حملے کی غرض سے ایک بیڑہ تیار کیا تھا۔ یزید بن معاویہ اس کا سپہ سالار تھا۔ حضرت ابن عمر ؓ ابن عباس ؓ اور ابن زبیر ؓ جیسے صحابہ ؓ کے علاوہ ابو ایوب ؓ بھی اس میں شامل تھے۔ چار سال تک آپ قسطنطنیہ پر حملوں میں شامل رہے' پھر آپ بیمار ہو گئے۔ جب یزید عیادت کے لئے آیا اور پوچھا کہ آپ کو کچھ کہنا ہے تو آپ نے فرمایا: "ہاں یہ کہنا ہے کہ جب میں مر جاؤں تو میرا جنازہ اٹھا کر اسے دشمن کی سرزمین میں جہاں تک لے جا سکو لے جاؤ اور جب آگے بڑھنے کا امکان نہ رہے تو اسی جگہ مجھے دفن کر دو۔"

وفات

52ھ کی ایک رات غالباً آپ کی وفات اسہال کی بیماری سے ہوئی نماز جنازہ یزید نے پڑھائی اور آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو قسطنطنیہ کی فصیل کے سامنے دفن کر دیا گیا۔

بوزنطی آپ کے مزار کو عقیدت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ قحط کے ایام میں اس مقبرے کی زیارت کو آیا کرتے تھے اور بارش کی دعائیں مانگا کرتے تھے۔

سلطان محمد فاتح نے 757ھ میں قسطنطنیہ فتح کیا تو اس نے مقبرے پر ایک عمارت تعمیر کروائی۔ قبر پر تابوت رکھا گیا۔ جس پر چاندی منڈھی ہوئی تھی۔ مزار کے ساتھ ایک جامعہ مسجد اور ایک مدرسہ بھی بنوایا۔

1136ھ میں سلطان محمد ثانی نے حضرت نبی اکرم ؐ کے آثار متبرکہ' جو اسے محل سلطان سے ملے تھے' اسی مسجد میں محفوظ کروائے۔ اس وقت سے اس مزار کے تین حصے ہیں۔

1۔ جامع ایوب۔ 2۔ مزار ایوب۔ 3۔ قبرستان ایوب۔

اولاد

حضرت ابو ایوب انصاری ؓ نے اپنے پیچھے یہ اولاد چھوڑی۔

1۔ ابو منصور ایوب۔ 2۔ عمرة۔ 3۔ محمد۔ 4۔ عبدالرحمان۔

آپ کے دیگر فضائل

مواخات مدینہ میں حضور ؐ نے آپ کو معصب بن عمیر ؓ کا بھائی بنایا۔

حضرت ابو ایوب انصاری ؓ حافظ قرآن تھے اور پڑھنا لکھنا جانتے تھے آپ کی طرف 150 احادیث منسوب ہیں جن میں سے 5 متفق علیہ ہیں۔

حضرت ابو ایوب انصاری ؓ کی محرکات و سکنات میں فیض یافتہ نبوت ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ حب رسول' جوش ایمان' حق گوئی' اتباع سنت' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر' جہاد' تواضع' حسن ظن' آثار نبوی کا ادب ان کے اخلاق و عادات کے نمایاں پہلو ہیں۔

(دائرہ معارف اسلامیہ... ابو ایوب انصاری)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری منصور احمد صاحب

دعا اور اس کی برکات

دعا کا تصور دنیا کے ہر مذہب کے ماننے والوں میں پایا جاتا ہے۔ اور ہم اکثر اپنی روزمرہ زندگی میں دیگر مذاہب کے ماننے والوں کو دعا کرتے' سنتے' پڑھتے اور دیکھتے ہیں۔ مگر دین حق کے ماننے والوں میں دعا کرنے کا طریق دیگر مذاہب کے ماننے والوں سے بالکل مختلف اور منفرد ہے۔ جو نہایت اعلیٰ وارفع اور بینظیر ہے۔

کہنے کو تو دعا کا لفظ ایک بالکل عام اور معمولی سا لفظ معلوم ہوتا ہے مگر اگر اس سہ حرفی لفظ کو روحانی نقطہ نظر سے دیکھا جائے اور گہرے غور و فکر کی نظر سے دیکھا جائے تو اس لفظ کے نیچے ایک لامتناہی سمندر موجزن ہے۔ یہ روحانیت سے پر ایک ایسا سمندر ہے جس کی تہہ میں بے شمار نعمتیں اور روحانی پھل موجود ہیں۔ جس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اس روحانی سمندر میں وہ تمام کا تمام مواد موجود ہے۔ جو ایک انسان کو روحانیت سے معمور اور دین اور دنیا میں کامیاب اور کامران زندگی گذارنے کے لئے درکار ہوتا ہے۔ دعا ایسی چیز ہے۔ جو انسان اور خدا کے درمیان رابطہ کا کام دیتی ہے۔ اور اس اصل اور حقیقی تعلق کو ظاہر کرتی ہے جو خدا اور اس کے بندے کے درمیان ازل سے موجود ہے۔ دعا وہ واحد زینہ ہے جو انسان کو براہ راست خدا تعالیٰ کے دربار میں لے جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات ہی وہ واحد ذات ہے جو انسان کی حاجت روا ہے۔ وہ رازدار ہے۔ اور دلوں کے پوشیدہ بھیدوں کو جاننے والا ہے۔ اس کے علاوہ صرف اور صرف خدا ہی ہے جو انسان کے دکھ' درد اور تکلیف کو دور کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ وہ غیب سے ایسے سامان پیدا کر دے جس کا انسان کو وہم و گمان بھی نہ ہو۔ کیونکہ وہ تمام طاقتوں کا مالک ہے یہی وہ در ہے جہاں سے سب کچھ ملتا ہے۔ اور ملے گا۔ اس لئے انسان اس در کو چھوڑ کر اور کہاں جائے۔

دعا اسم اعظم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے ہمیں یہ پیغام دیا۔

ترجمہ۔ "اے رسول جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں۔ تو تو جواب دے کہ میں ان کے پاس ہی ہوں اور جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی پکار سنتا ہوں اور اسکی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہئے کہ وہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ تاکہ وہ ہدایت پائیں"۔

یہ وہی محبوب خدا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ اگر تجھے پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں یہ ساری کائنات اور زمین و آسمان ہی پیدا نہ کرتا۔ یعنی نہ یہ زمین ہوتی نہ یہ آسمان ہوتا۔ نہ یہ فلک بوس پہاڑ ہوتے اور نہ ہی یہ وسیع و عریض سمندر ہوتے۔ نہ یہ بلند و بالا آبشاریں ہوتیں اور نہ یہ زندگی کی بہاریں ہوتیں نہ یہ چاند ستارے ہوتے اور نہ کہیں دنیا میں یہ حسین و جمیل نظارے ہوتے۔ الغرض کچھ بھی نہ ہوتا۔ یہ سب کچھ محبوب خدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض ہے جو ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا۔ انہی فیضوں میں سے ایک فیض آپ کی دعاؤں کا فیض ہے جو آپ نے اپنی قوم کو تحفہ کے طور پر عطا فرمایا۔ چنانچہ ہماری راہنمائی کیلئے آنحضرتؐ نے سینکڑوں نہایت مختصر مگر جامع دعائیں سکھلائی ہیں جو موقع اور محل کے مطابق پڑھی جاتی ہیں۔ یہاں پر ان میں سے چند ایک کا ذکر کرنا مقصود ہے۔ بہتر تو یہی ہے کہ عربی زبان میں دعا یاد ہو تاہم ذیل میں صرف دعاؤں کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔

(1) دنیا اور آخرت میں بھلائی اور عذاب النار سے بچنے کے لئے یہ دعا سکھلائی گئی۔

ترجمہ۔ اے ہمارے رب ہم کو دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(2) اپنی اور والدین کی بخشش کے لئے یہ دعا سکھلائی گئی۔

ترجمہ۔ اے ہمارے رب حساب کے دن میری اور میرے والدین کی اور تمام مومنوں کی بخشش فرما۔

(3) دشمن سے پناہ مانگنے کی دعا۔

ترجمہ۔ اے میرے رب! ہر ایک چیز تیری خدمت گذار ہے۔ اے میرے رب تو میری حفاظت فرما اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

(4) اللہ تعالیٰ سے بخشش اور رحم کے لئے دعا

ترجمہ۔ اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا۔ اور تیرے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں پس میری بخشش فرما۔ اپنے جناب سے اور رحم فرما مجھ پر یقیناً تو ہی بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(5) حصول شفا کے لئے دعا

ترجمہ۔ میں اللہ کے نام کے ساتھ مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے۔ شافی ہے اور غفور و رحیم ہے۔ میں اللہ کے نام کے ساتھ مدد چاہتا ہوں جو احسان کرنے والا ہے۔ اے حفاظت کرنے والے' اے غالب' اے رفیق' اے ولی تو مجھے شفا دے۔

اگر سیرت نبویؐ کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح سامنے آتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجسم دعا تھے۔ آپ ہر وقت اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے دعاؤں میں مشغول رہتے تھے بلکہ یہ کہنا بجا ہو گا کہ آپ کا اوڑھنا بچھونا دعا ہی دعا تھا۔ کوئی مورخ اس بات کو نظر انداز نہیں کر سکتا کہ ابتدائے اسلام میں مسلمانوں کو جو بھی کامیابیاں حاصل ہوئی تھیں وہ سب کی سب صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ اور پھل تھا۔ جو آپ نے مکہ کی گلیوں میں نہایت گریہ و زاری سے اور رو رو کر کی تھیں۔ اور مسلمانوں کو باوجود بے سروسامانی کے جس قدر عظیم الشان کامیابیاں اور فتوحات نصیب ہوئی تھیں جس نے دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا تھا اور دنیا کے رنگ اور ڈھنگ کو یکسر بدل کر رکھ دیا تھا وہ سب کی سب آپکی دعاؤں کا شیریں ثمر تھا ورنہ مسلمانوں کی حالت تو اسقدر خراب تھی کہ کامیابی اور کامرانی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعا ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے اور ناممکن کو ممکن میں بدل دیتی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ایک شعر ہے۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو! زور دعا دیکھو تو

دعا کی برکات

جو دعا نہایت عاجزی اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو اور جو انسان پر رقت طاری کر دے اور اس رقت بھری دعا میں اگر آنکھوں کا پانی شامل ہو جائے تو ایسی دعا یقیناً خدا کے فضل اور رحم کو کھینچ لائے گی۔ اگر دعا کا سسٹم (System) نہ ہوتا تو کوئی انسان بھی خدا شناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ دعا عام انسان کے پاس عموماً اور مظلوم اور دکھی دل کے ہاتھ میں خصوصاً ایسا ہتھیار ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ دعا بڑی طاقت والی شے ہے اور دعا اس قدر طاقت اور اثر رکھتی ہے کہ وہ پہاڑوں کو بھی ریزہ ریزہ کر سکتی ہے۔ بصمیم قلب سے نکلی ہوئی دعا سے سمندر کے طوفان بھی تھم جاتے ہیں۔ دعا کی بے شمار برکات ہیں مگر یہاں پر چند ایک برکات کا ذکر کرنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔

(1) دعا کرنے سے ایک فیض حاصل ہوتا ہے جو طرح طرح کے پیرایوں میں کامیابی کا ثمر بخشتا ہے۔

(2) دعا کی برکت سے ہم دین اور دنیا سنوار سکتے ہیں۔

(3) دعا ناممکن کام کو ممکن میں بدل کر رکھ دیتی ہے۔

(4) دعا کے طفیل بیماری سے شفا حاصل کی جا سکتی ہے۔

(5) دعا ایک نعمت ہے اور یہ وہ نعمت ہے جو دعا کے وقت آسمانی خزانہ سے ملتی ہے وہ کبھی کم نہیں ہو گی۔ اور نہ ہی اس پر کسی قسم کا زوال آئے گا۔

(6) دعا کے ذریعے سے ہم بخشش طلب کر سکتے ہیں اور اپنے تمام دینی اور دنیاوی مسائل حل کر سکتے ہیں۔ نیز دعا تریاق ہے جس سے گناہ کی زہر دور ہو جاتی ہے۔

(7) دعا اپنے اندر ایک روحانیت کا عنصر رکھتی ہے اور حصول فضل و رحم کا وسیلہ صرف اور صرف دعا ہے۔

(8) دعا' صدقات اور خیرات سے بلائیں ٹل جاتی ہیں۔

اسلامی تاریخ پر نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ جس انسان نے بھی دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے رشتہ جوڑا اللہ تعالیٰ نے اسے کبھی نہیں چھوڑا۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ خدا ایسا وفادار یار ہے کہ جو کبھی بھی اپنے دوستوں سے بے وفائی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ایسا وفادار دوست ہے جو کبھی اپنے دوست کو کسی تکلیف' مصیبت اور پریشانی کے وقت تنہا نہیں چھوڑتا۔ تمام انبیاء علیہم السلام اور موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کی زندگی ہمارے سامنے ہے۔ جماعت احمدیہ کا سب سے بڑا ہتھیار دعا ہے۔ ہم خود اس بات کے زندہ گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء علیہم السلام اور اپنے نیک بندوں اور اس کے ماننے والوں کو کبھی بھی تنہا نہیں چھوڑتا۔ اور ہر پریشانی' مصیبت کے وقت ان کا پورا پورا ساتھ دیتا ہے۔ اور ابتلاء کے وقت ان کی پوری پوری مدد اور حفاظت فرماتا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اے ہمارے رب تو ہمارے پیارے امام کو ہمارے تصور سے بھی بڑھ کر لمبی اور کام کرنے والی زندگی عطا فرما تاکہ ہم اپنے پیارے امام کی زبان مبارک سے روح پرور خطبات جمعہ اور دیگر خطبات کو سننے اور دیکھنے کی سعادت حاصل کریں۔ اور جماعت کو حضور کا دیدار نصیب ہوتا رہے۔ نیز مولا کریم آپ کے تمام دینی منصوبوں اور سکیموں کو اپنی خصوصی تائید و نصرت سے نوازے اور ہر میدان میں کامیاب اور فائز المرام کرے۔

اس کے ساتھ ہی ساتھ اپنی دعاؤں میں اسیران راہ مولا جو صرف اور صرف اللہ کی رضا کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں کو لازماً یاد رکھیں۔ یہ ان کا حق ہے۔ اور دعا کرتے رہیں کہ ہمارا قادر اور زندہ خدا ان کے ابتلا کے دن جلد از جلد ختم فرمائے اور ان کی جلد از جلد رہائی کے سامان اپنی جناب سے پیدا کرے اور ان کے جملہ لواحقین کا حامی و ناصر ہو۔ اس کے علاوہ ان لوگوں کو بھی جو بیمار ہیں پریشان اور حاجت مند ہیں یا بے روزگار ہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کیونکہ یہ بھی قبولیت دعا کا مجرب نسخہ ہے۔ اے ہمارے رب ہماری دعاؤں کو سن اور قبول فرما (آمین)

ملازمت میں تبدیلی

حضرت محمد علی صاحب ولد حسین بخش صاحب فرماتے ہیں۔

جن دنوں میں نے حضرت صاحب کے دست مبارک پر بیعت کی ان دنوں میں تھیٹریکل کمپنی میں ملازم تھا بیعت کے چند روز بعد میں نے آپ سے عرض کی کہ مجھے اس ملازمت سے کراہت سی پیدا ہو گئی ہے اس لئے میرا ارادہ ملازمت چھوڑنے کا ہے فرمایا ہرگز نہ چھوڑنا روزگار منجانب اللہ ہوتا ہے آپ کے لئے دعا کی جائے گی حضور کی دعا کا یہ حال تھا کہ تھوڑے عرصے کے بعد مجھے پرنٹنگ پریس میں بدل دیا گیا کیونکہ خاکسار اس کام سے واقف تھا اور تھیٹر بھی سرکاری تھا اور پریس بھی سرکاری یہ واقعہ ریاست جموں کا ہے۔ (الفضل 11 ستمبر 98ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب

موٹاپا۔ ایک مشکل

ایک بادشاہ نے بہت عقیدت اور محبت سے ایک طبیب مدینہ بھجوائے۔ جب وہ مدینہ حاضر ہوئے تو کئی ماہ گزر جانے کے باوجود ان کے پاس کوئی مریض نہیں آیا۔ انہوں نے آنحضورؐ کی خدمت اقدس میں عرض کی کہ یہاں تو کوئی بیمار ہی نہیں ہوتا۔ حضورؐ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ہم لوگ بھوک رکھ کر کھاتے ہیں۔

آجکل بے پناہ سائنسی ترقی سے جہاں دیگر شعبہ جات میں بے حد ترقی ہوئی ہے وہاں زراعت اور اس سے منسلک شعبے بھی بے انتہا بہتر ہوئے ہیں اور دنیا میں غذا ضرورت سے زیادہ فراہم ہونے کی وجہ سے بسیار خوری کا رواج بڑھا ہے۔ جس کے نتیجہ میں موٹاپا ایک بیماری کی صورت میں ظاہر ہو کر بنی نوع انسان سے اس ضیاع کی قیمت وصول کر رہا ہے۔

عموماً، استثناء کے سوا، یہ بات ماننے کے لائق نہیں کہ کوئی شخص بہت کم خوراک کھا کر موٹا ہونا شروع ہو جائے۔ ہوتا یہ ہے کہ لوگ عمر کے کسی نہ کسی حصہ میں بسیار خوری کا شکار ہو کر موٹا ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور جب ایک حد سے گزر جاتے ہیں اور دبلا ہونے کا احساس پیدا ہوتا ہے تو معاملہ کافی حد تک سر سے گزر جاتا ہے۔ پھر دبلا ہونے کے اس شوق میں وہ بعض ایسی کوششیں کرتے ہیں جن سے بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہوتا ہے۔ اس لئے اول تو ہر شخص کو شروع سے ہی حدیث شریف سے یہ راہنمائی لینی چاہئے کہ کھانا بھوک رکھ کر کھایا جائے۔ خواہ مخواہ بسیار خوری اور پھر اس سے منسلک عوارض میں گرفتار نہ ہوا جائے۔

ہر شخص کو زندہ رہنے اور اپنے روزمرہ کے کام کاج کے لئے جو توانائی درکار ہوتی ہے وہ ہم غذا سے حاصل کرتے ہیں اور انہیں حرارے یا کیلوریز میں شمار کیا جاتا ہے۔ ایک عام آدمی کو روزانہ دو سے اڑھائی ہزار کیلوریز درکار ہوتی ہیں۔ زیادہ جسمانی محنت کرنے والوں کو تین سے ساڑھے تین ہزار کیلوریز تک کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ نیز بچوں کا جسم چونکہ بڑھوتری بھی کر رہا ہوتا ہے اس لئے انہیں بھی زیادہ کیلوریز درکار ہوتی ہیں۔

اب ہوتا یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص کو روزانہ دو ہزار کیلوریز درکار ہیں اور وہ اپنی غذا سے دو ہزار کیلوریز ہی روزانہ حاصل کر رہا ہے تو اس کا وزن ایک جگہ پر ٹھہرا رہے گا۔ مگر اگر وہ دو ہزار کیلوریز خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ بائیس سو کیلوریز غذا سے حاصل کر رہا ہے تو فالتو دو صد کیلوریز اس کے جسم میں چربی کی صورت میں جمع ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور اس کا وزن بڑھنے لگتا ہے۔ ہر تین ہزار کیلوریز محفوظ ہونے کی صورت میں وزن ایک پاؤنڈ بڑھ جاتا ہے۔ یعنی درج بالا مثال میں اگر وہ روزانہ دو صد کیلوریز جمع کر رہا ہے تو ہر پندرھویں روز اس کے وزن میں ایک پاؤنڈ کا اضافہ ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص دو ہزار کیلوریز روزانہ کی توانائی خرچ کرے اور انیس صد کیلوریز غذا سے حاصل کرے تو اس کا وزن کم ہونا شروع ہو جائے گا اور اس طرح روزانہ ایک صد کیلوریز کے حساب سے وہ ایک ماہ میں ایک پاؤنڈ وزن کم کر لے گا۔ اور میرے خیال میں وزن کم کرنے کا یہی بہترین طریق ہے۔

موٹے افراد کو جب اپنا وزن کم کرنے کا خیال آتا ہے تو وہ اپنے نارمل وزن سے خاصے بھاری ہو چکے ہوتے ہیں اور جب چلتے پھرتے سیڑھیاں چڑھتے انہیں دقت ہوتی ہے تو وہ اچانک گھبراہٹ کا شکار ہو کر Crash diet کا پروگرام شروع کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں وہ اپنی خوراک اتنی کم کر لیتے ہیں کہ ان کی روزانہ کی غذا ان کو روزانہ درکار توانائی کی نسبت تقریباً نصف رہ جاتی ہے۔ اور جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ان کی کیلوریز کے اس فرق سے ان کا وزن بہت تیزی سے نیچے گرتا ہے اور وہ بہت خوشی محسوس کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ اس ماہ میں انہوں نے چھ، سات پاؤنڈ تک وزن کم کر لیا ہے۔ مگر کیا آپ نے اس قسم کی ڈائٹنگ کرتے ہوئے شخص کو مستقلاً دبلی صورت میں دیکھا ہے؟ میرا خیال ہے کہ میں نے نہیں دیکھا۔ وہ جلد ہی دوبارہ اپنے موٹاپے پر لوٹ جاتے ہیں۔

اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ انسانی جسم کی بناوٹ اور پیچیدگی کا ایسا معاملہ ہے جسے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ کم خوری کا ایک موذی نقصان تو یہ ہے کہ انسانی غذا میں کیلوریز کے ساتھ ساتھ بہت سی ایسی اشیاء موجود ہوتی ہیں جو بہت کم مقدار میں جسم کو درکار ہیں مگر جسم کے افعال کو نارمل رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ مثلاً وٹامن اور نمکیات وغیرہ اب جیسے ہی کسی شخص نے غذا کو نصف کر دیا تو یہ ضروری اجزاء بھی اسی نسبت سے نصف ہو گئے اور چونکہ یہ نہایت ضروری اجزاء ہیں اس لئے جسم ان کی کمی کی وجہ سے شکست و ریخت کا شکار ہو جاتا ہے۔

دوسرا بڑا مسئلہ انسانی ارتقاء سے تعلق رکھتا ہے۔ آج سے ہزاروں سال قبل جب انسان جنگلوں میں رہتا تھا اور شکار کر کے اپنا پیٹ پالتا تھا تو اسے بعض اوقات کئی کئی دن شکار دستیاب نہ ہوتا تھا۔ اور اس طرح جسم کی چربی پگھل کر اسے غذا فراہم کرتی تھی۔ مگر جونہی کوئی شکار مثلاً ہاتھی وغیرہ ہاتھ آ جاتا تھا تو پھر سارے گروپ والے مل کر بے شمار کھاتے تھے۔ جس کے نتیجہ میں گھلی ہوئی چربی فوری طور پر جسم میں محفوظ ہونا شروع ہو جاتی تھی۔ اور گزشتہ کمی دور ہو جاتی تھی۔

یہ چربی انسانی جسم میں Fat Cells میں محفوظ ہوتی ہے۔ اور جب یہ خلیئے ایک خاص جسامت کو پہنچتے ہیں تو دو میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ان خلیات کی تعداد جسم میں چربی کی زیادتی سے بڑھتی رہتی ہے۔ ان میں ایک خوبی یہ ہے کہ یہ مرتے نہیں اور اس طرح ایک دفعہ جسم میں ان کی جو تعداد بن جاتی ہے اس میں کمی واقع نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اگر پھر غذا کم ہو جائے تو یہ اپنی چربی پگھلا کر جسم کو توانائی مہیا کرنا شروع کر دیتے ہیں اور پھر جیسے ہی باہر کے حالات انہیں بہتر محسوس ہوں یہ فوراً چربی محفوظ کر کے دوبارہ اپنی جسامت اختیار کر لیتے ہیں۔

جب انسان Crash diet کرتا ہے تو ان بے چاروں کو چونکہ موجودہ فیشنز کا اندازہ نہیں اور یہ ابھی تک لاکھوں سال قبل والی کیفیت میں ہیں اس لئے انہیں پتہ نہیں چلتا کہ یہ کمی تو صرف انسان کو سمارٹ بنانے کے لئے ہوتی ہے۔ یہ اسے قحط کے آثار ہی سمجھتے ہیں اور فوراً اس کے مقابلہ کی تیاری شروع کر دیتے ہیں جس میں سے ایک تو یہ ہے کہ یہ اس انسان کی روزمرہ کی توانائی کے لئے درکار کیلوریز کو بھی بچانا شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً جب ایک شخص کو روزانہ دو ہزار کیلوریز کی ضرورت تھی اور اب اس نے dieting کرنی شروع کر دی تو یہ جسم میں بعض ایسی تبدیلیاں لاتے ہیں کہ اس کی روزانہ کی ضرورت گر کر دو ہزار کی بجائے اٹھارہ صد رہ جائے۔

چونکہ ڈائٹنگ کے نتیجہ میں انسان اپنے اوپر ایسی سخت پابندیاں مسلط کر لیتا ہے جنہیں وہ خود بھی زیادہ دیر برداشت نہیں کر پاتا اس لئے چھ سات پاؤنڈ وزن گرنے کے بعد جیسے ہی وہ ذرا سا اپنی غذا میں اضافہ کرتا ہے تو جسم فوراً اس کوشش میں لگ جاتا ہے کہ باہر قحط کے آثار چونکہ ختم ہو رہے ہیں اس لئے اس اضافی غذا کو محفوظ کر لیا جائے۔ چنانچہ وہ شخص دوبارہ موٹا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح زندگی میں کئی بار وہ چند ماہ کے لئے دبلا ہو کر دوبارہ موٹا ہو جاتا ہے۔ اور ہمیشہ اس بات پر استفسار کرتا ہے کہ وہ اتنی کم غذا کھانے کے باوجود موٹا ہی کیوں رہتا ہے؟

اب دو ایسی بیماریاں اس سارے مسئلہ کے نتیجہ میں بڑھ رہی ہیں۔ ایک تو Canorexia جس میں اتنی کم خوری ہو جاتی ہے کہ جسم کمزور ہو جاتا ہے اور ذہنی اور اعصابی طور پر بھی یہ مریض بہت کمزور ہو جاتے ہیں اور دوسری Bulimia بیولیمیا ہے جس میں لوگ یہ کرتے ہیں کہ کھانا تو پورا کھاتے ہیں مگر بعد میں الٹی کر کے نکال دیتے ہیں۔ اس سے کھانا کھانے کا چسکا تو پورا ہو جاتا ہے مگر مسائل وہیں رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ غذا جسم کو دستیاب نہیں ہو پاتی اور یہ بھی جسمانی و ذہنی و اعصابی کمزوری کا شکار ہو جاتے ہیں۔

میرے خیال میں کسی موٹے شخص کے صحت مندانہ طریق پر دبلے ہونے کا طریق Crash dieting قطعاً نہیں۔ بلکہ اگر وہ صبر سے کام لے کر اپنی خوراک میں سے روزانہ اپنے جسم کو درکار کیلوریز کی مقدار سے مثلاً ایک صد کیلوریز یا پچاس کیلوریز کم وصول کرے تو اس طرح ایک ماہ میں سو کیلوریز روزانہ کے حساب سے وہ ایک پاؤنڈ وزن کم کر سکتا ہے اور اس طرح ایک سال میں بارہ پاؤنڈز اور دو سال میں چوبیس پاؤنڈز وزن کم ہو سکتا ہے۔ اس طریق سے اس کے جسم پر کوئی بے جا بوجھ بھی نہیں پڑے گا اور وزن بھی درست حد تک برقرار رہے گا۔ سال۔ دو سال کا عرصہ کوئی زیادہ نہیں۔ میں نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جو گزشتہ پندرہ سال سے Crash diet کر رہے ہیں اور پھر موٹے کے موٹے ہیں۔ بلکہ ذہنی طور پر بھی موٹے ہوتے جا رہے ہیں۔ اپنی روزمرہ کی کیلوریز کا موٹا اندازہ کرنے کے لئے طریق یہ ہے کہ نشاستہ اور لحمیات والی غذاؤں مثلاً گندم، چاول، چینی، گوشت، دودھ، انڈہ وغیرہ کے ہر گرام میں 4 کیلوریز ہوتی ہیں اور چربی، تیل، گھی وغیرہ میں نو کیلوریز فی گرام۔ اب اگر ایک کلوگرام آٹے میں گھر کے بیس پھلکے پکتے ہوں تو ہر پھلکا تقریباً 50 گرام وزن کا ہوا۔ یعنی 50x4=200 کیلوریز کا۔ اگر ایک شخص روزانہ پانچ یا چھ پھلکے کھاتا ہے تو اس کی روزمرہ کی ضرورت میں سے ہزار۔ بارہ صد کیلوریز وہ ادھر سے حاصل کر رہا ہے۔ پراٹھے میں چونکہ گھی بھی موجود ہوتا ہے اس لئے اس میں کیلوریز زیادہ ہوتی ہے۔ علی ھذا القیاس۔

موٹاپے کا ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ چونکہ آجکل بہت سے کام بیٹھ کر آرام دہ ماحول میں انجام دیئے جاتے ہیں اس لئے جسمانی ورزش نہ ہونے کے برابر ہے۔ چنانچہ روزمرہ خرچ ہونے والی توانائی بھی کم ہوتی ہے۔ دبلا ہونے کے لئے جیسا کہ پیچھے عرض کیا گیا ہے روزانہ سو کیلوریز کا فرق ڈالا جائے تو نہایت مناسب ہے۔ یہ فرق غذا کم کرنے کی بجائے جسمانی مشقت بڑھا کر بھی ڈالا جانا چاہئے۔ مثلاً ایک شخص جو بالکل ورزش نہیں کرتا اگر اپنی روزمرہ کی غذا کو اسی حد پر رکھ کر ورزش شروع کر دے تو اس کا وزن بہتر ہونا شروع ہو جائے گا۔

ورزش کے بارہ میں بھی لوگ اکثر گھبراہٹ کا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم نعیم طاہر سون صاحب

مکاشفۃ القلوب از حضرت امام غزالیؒ

جس طرح حجۃ الاسلام امام غزالی کا شمار اسلام کی نادر روزگار شخصیات میں ہوتا ہے اسی طرح ان کی تصانیف بھی ان کے تبحر علمی اور اپنے دور کے تمام مروجہ علوم پر ان کی دسترس' ان سے کماحقہ آگاہی اور زمان ومکان کے گہرے مشاہدے اور تجربات پر دلالت کرتی ہیں۔

امام صاحب ایک عرصہ دراز تک فلسفے کی موشگافیوں میں الجھے رہے لیکن گوہر مقصود نہ پا سکے۔ آخر کار خشک فلسفے کو ترک کر کے فلسفہ قرآنی میں کھو گئے اور ایسے گوہر تابدار نکال لائے جن کی چمک دمک سے آج بھی لوگوں کی آنکھیں خیرہ رہ جاتی ہیں۔

یوں تو امام صاحب کی سب تصنیفات نادر روزگار ہیں لیکن مکاشفۃ القلوب کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ یہ کتاب ایک سو گیارہ ابواب پر مشتمل ہے۔اس کتاب کے مطالعہ سے انسان کے اندر اخلاق فاضلہ سے رغبت اور اخلاق رذیلہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اور فکر و نظر کی گہرائیوں سے انقلاب کروٹ لینے لگتا ہے۔ اس کتاب کے مختلف ابواب کا تعارف پیش کرتا ہوں تاکہ احباب اس کی اہمیت و افادیت سے آگاہ ہو سکیں۔

خوف خدا

صدق وہدایت کی راہ پر چلنے والے سالکوں کا اثاثہ خشیت الٰہی ہی ہوا کرتا ہے۔ تمام انبیاء اور اولیاء نے لوگوں کو راہ راست پر لانے کے لئے انہیں خوف خدا دلایا۔ ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی لائحہ عمل تھا۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت' انسان کی ناپائیداری' اعمال ذمیمہ پر وعید وسزا وغیرہ ایسے مضامین کو تفصیل سے بیان کر کے مخاطبین کو خوف خدا دلایا گیا ہے۔ حضرت امام غزالی نے جو انسانی فطرت کا طویل مشاہدہ اور مطالعہ رکھتے ہیں انہوں نے اصول فطرت کے پیش نظر کتاب کا آغاز اس طرح کیا ہے کہ انسان کو تساہل' غفلت اور لاپرواہی کے عمیق غار سے نکالا جائے تاکہ وہ نصیحت سننے اور قبول کرنے کے لئے تیار ہو اور عمل کر سکے۔

صبر اور دیگر امراض قلب

تیسرے باب سے ساتویں باب تک چند ایسے امراض کا ذکر کیا گیا ہے جنہیں امراض قلب یا نفسانی خواہشات' غصہ' حسد' بغض' کینہ' غفلت' فسق و فجور کی بدولت اللہ تعالیٰ کی ذات سے غفلت ہو جاتی ہے۔ امام غزالی نے نہ صرف ان امراض کے اسباب وعلل پر روشنی ڈالی ہے بلکہ ایک طبیب حاذق کی طرح ان کی نشاندہی کر کے ان عوارض و امراض کا موثر علاج بھی پیش کیا ہے۔ ساتھ ہی امام صاحب نے صبر کی تین اقسام بیان فرمائی ہیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت پر صبر و استقامت
2۔ حرام باتوں سے پرہیز پر صبر و استقامت
3۔ مصائب اور آفات پر صبر و استقامت

غور سے دیکھا جائے تو دین و دنیا میں کامیابی کی کلید یہی لائحہ عمل ہے اور دین میں استقامت ہی اصل دین ہے۔

پانچویں باب میں امام غزالی نے مخلوق کی تین اقسام بیان کی ہیں۔

1۔ فرشتے کہ عقل و شعور سے بہرہ ور ہیں لیکن شہوت سے علاقہ نہیں۔

2۔ چوپائے' ان میں شہوت ہے لیکن عقل و شعور سے علاقہ نہیں۔

3۔ انسان جن کو عقل و شعور اور شہوت سب کچھ دیا گیا ہے۔ اگر شہوت عقل پر غالب آگئی تو انسان مقام انسانیت سے گر کر چوپائیوں کے زمرے میں شامل ہو گیا اور اگر عقل شہوت پر غالب رہی تو لازماً انسان کا مقام و مرتبہ فرشتوں سے بلند ہو گیا۔ اس مختصر سی اثر انگیز عبارت میں ہر انسان خود اپنے مقام و مرتبہ کا تعین کر سکتا ہے۔

توبہ

آٹھواں باب توبہ کا ہے۔ جب انسان توبہ کرتا ہے تو پھر محبت پیدا ہو جاتی ہے لہٰذا نواں باب محبت کا ہے۔ اور محبت شدید تر ہو جائے تو عشق بن جاتی ہے۔ چنانچہ دسواں باب عشق کا ہے۔ جب عاشق ہو گا تو محبوب کی اطاعت میں لگا رہے گا اس لئے گیارھواں باب عبادت' اطاعت و طاعت کے ضمن میں بیان ہوا ہے۔ گویا مسلسل تربیت انسان کا ایک عمل ہے جو بعد میں آنے والوں کے لئے لکھ رہے تھے۔

عشق و محبت

لوگ اولیاء اللہ اور صحابہ و رسولؐ کریم سے عشق و محبت کے دعوے کرتے ہیں مگر یہ خالی خولی دعوے ہوتے ہیں۔ جب انسان خلوص دل کے ساتھ تائب ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق اس پر غالب آئے گا تو انسان کا ازلی دشمن ابلیس اس پر سیخ پا ہو گا۔ اور اپنی حیلہ سازیوں اور مکر و فریب سے انسان کو گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا اس لئے امام غزالی نے بارھویں باب میں ابلیس کے ہتھکنڈوں اور فریب کاریوں کا پردہ چاک کیا ہے۔

حضرت امام غزالی کی اس کتاب میں انسان کو شہوت' غیظ و غضب' حسد و کینہ' بغض' ظلم زیادتی' استحصال' حرام خوری اور نفرت و نفاق غرض ہر گناہ سے بچنے کی تلقین فرماتے ہیں جس میں قرآن' حدیث' سنت' ضرب الامثال' اشعار اور حکایات کا استعمال فرما کر بیان کو اتنا دلنشین بنا دیا ہے کہ بات دل میں اترتی چلی جاتی ہے۔ مطالعہ سے انسان کے اندر برائی سے نفرت اور نیکی سے محبت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ غرض دینی طرز حیات کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کا تفصیل سے ذکر اس کتاب میں موجود نہ ہو۔

اتنی تفصیل کے ساتھ اسلامی تعلیمات کا ذکر اس میں موجود ہے کہ یہ ایک اچھا خاصا انسائیکلوپیڈیا بن گیا ہے۔ انداز بیان سادہ اور موثر ہے۔ اگر اس کتاب کو حضرت امام غزالی کی زندگی اور تعلیمات کا حاصل اور نچوڑ کہا جائے تو بے جانہ ہو گا۔

✠✠✠✠✠✠✠✠✠

ٹائم سے ترجمہ — منصور احمد نورالدین صاحب

ستاروں کا سفر

اگر آپ پوچھیں کہ کیا ہم ستاروں کا سفر کر سکتے ہیں تو جواب "ہاں" ہو گا لیکن اس ہاں تک پہنچنے کے لئے طویل مدت درکار ہو گی۔ شاید پانچ سو سال یا اس سے بھی زیادہ۔ اور اگر یہ پوچھا جائے کہ کیا کوئی انسان اکیسویں صدی میں ستاروں کا سفر کر سکے گا تو اس کا جواب نفی میں ہو گا۔ کیونکہ زمین سے قریب ترین ستاروں کا نظام "Alpha Centauri" ہے جو کہ زمین سے صرف 39 ٹریلین کلو میٹر دوری پر ہے۔ قریبی ستارے تک پہنچنے کے لئے ہمیں ایک ایسے خلائی جہاز کی ضرورت ہو گی جس کے بننے کی ابھی اگلے سو سال تک کوئی امید نہیں کیونکہ نظام شمسی کے گرد چکر لگانے اور چند سال میں واپس آنے کے لئے ایک ایسے خلائی جہاز کی ضرورت ہو گی جو 160 کلو میٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کر سکے اس رفتار سے ہم 10 دنوں میں مریخ اور 16 مہینوں میں پلوٹو پہنچیں گے۔ خلائی جہاز کو اس رفتار تک پہنچانے اور رفتار کو قائم رکھنے کے لئے شمسی توانائی کی ضرورت ہو گی اور پھر اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے ایک بہت بڑے نظام کی ضرورت ہو گی جو توانائی کو جمع کرے اور اس کو حسب ضرورت متحرک کرے گا اور ایسا نظام یقیناً خلائی جہاز کی بہت زیادہ جگہ گھیر لے گا یا پھر سیاسی پابندیاں ختم ہونے کی صورت میں نیو کلیائی توانائی کے ذریعے یہ رفتار پیدا کی جا سکتی ہے۔ غرضیکہ شمسی اور نیو کلیائی توانائیوں کے ذریعے ستاروں کا سفر کیا تو جا سکتا ہے مگر اس کے لئے ایک بہت بڑی رقم درکار ہو گی۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا ستاروں کا یہ سفر انسان کی طبعی عمر میں ممکن ہے یا نہیں؟ زمین کا سب سے قریبی ستارہ پلوٹو سے 10000 گنا دور ہے اس لئے اگر انسانی زندگی میں ہی اس سفر کو مکمل کرنا ہے تو ایسے خلائی جہاز کی ضرورت ہے جو کہ 16000 کلو میٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے زیادہ تیزی سے سفر کرے۔ ایسے جہاز کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک پاؤنڈ وزن کے لئے ایک میگاواٹ توانائی فراہم کرے۔ انجن مختصر اور طاقتور ہو لیکن ساتھ ہی اس میں ٹھنڈا رکھنے کی صلاحیت ہو جو کہ بظاہر ناممکن ہے۔

اگر انسان کے بغیر خلائی جہاز ستاروں کا سفر کرے تو ایسا خلائی جہاز نسبتاً چھوٹا اور ہلکا ہو گا اور نسبتاً کم توانائی درکار ہو گی لیکن انجن کو ایک پاؤنڈ وزن کے لئے ایک میگاواٹ توانائی فراہم کرنی لازم ہو گی اور انجن کو ٹھنڈا رکھنے کا مسئلہ بھی ویسا ہی ہو گا پس نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات جو مسائل انسان کے ساتھ ستاروں کے سفر پر روانہ ہونے میں ہوں گے قریباً وہی مسائل بغیر انسان کے پیش آئیں گے خلاصہ کلام یہ کہ اس صدی میں ستاروں تک پہنچنا ناممکن ہے۔

انجینئر فارورڈ جو پہلے Hughes Aircraft کے لئے کام کرتا تھا اس نے ایک خلائی مشین تیار کی ہے جس کے بارے میں امید کی جا سکتی ہے کہ شاید ستاروں تک پہنچا جا سکے لیکن وہ بھی کم از کم اس صدی کے بعد۔ اس خلائی مشین میں انجن کو ٹھنڈا رکھنے کا یہ حل کیا گیا ہے کہ انجن کو غائب کر دیا گیا ہے۔ یہ Sailing Ship ہے نہ کہ Steamship اس کا نام Starwisp رکھا گیا ہے۔ یہ ایک قسم کا Fishnet ہے جو کہ خاص قسم کی نفیس اور مضبوط تاروں سے بُنا گیا ہے اس کا وزن 30 گرام سے کم ہے اس جال کی حرکت تیرنے کی مانند ہے اور اس حرکت کو ریڈیائی لہروں کے ذریعے پیدا کیا جاتا ہے جو کہ ایک بہت بڑا Radiotransmitter پیدا کرتا ہے۔ جس طرف حرکت پیدا کرنا مقصود ہوتی ہے اس طرف Radio transmitter کی لہریں موڑی جاتی ہیں اور خلائی مشین تیزی سے حرکت کرتی ہے۔ یہ سکیم نظریاتی حد تک تو درست ہے مگر ابھی اس پر بہت سی عملی مشکلات ہیں جن پر قابو پانا ضروری ہے۔ Radio transmitter غیر معمولی طور پر طاقتور ہونا چاہئے تاکہ اس کی طاقتور لہروں سے خلائی مشین کو تیزی سے متحرک کیا جا سکے۔ پھر یہ خلائی مشین اپنے ساتھ وہ تمام آلات لے کر جائے جس کے ذریعے وہ تمام معلومات اکٹھی کر کے زمین کو بھیجے اور ان آلات کا وزن لازمی طور پر 30 گرام سے کم ہو۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی مسائل ہیں جو کہ انجینئرز کو کئی صدیوں تک مصروف رکھیں گے لیکن یہ بات طے ہے کہ ایک روز اس قسم کا جہاز اڑے گا ضرور۔

Starwisp کا حجم کیا ہو گا بہرحال اس قدر ضرور ہو گا کہ اس میں انسان ستاروں کا سفر کر سکے Radio transmitter جس کا یہ کام ہو گا کہ وہ Starwisp کو متحرک کرے وہ اس دنیا کا سب سے طاقتور ترین Transmitter ہو گا اور ایک دن ہمارے پاس ضرور اس قدر توانائی ہو گی کہ ہم ستاروں کے تحقیقی سفر پر رواں دواں ہوں لیکن ابھی نہیں شاید تیسرے میلینیم کے وسط میں۔

☆☆☆☆☆☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ نے اسامہ کے خلاف ثبوت دے دیئے

امریکہ نے طالبان کو اسامہ بن لادن کے خلاف ثبوت دے دیئے۔ اسامہ کے خلاف دہشت گردی کے متعلق شواہد نائب امریکی وزیر خارجہ تھامس پکرنگ نے اسلام آباد میں طالبان کے نائب وزیر خارجہ عبدالجلیل اخوند کے ساتھ مذاکرات کے دوران ان کے حوالے کئے۔ امریکی وزارت خارجہ نے مطالبہ کیا ہے کہ طالبان اقوام متحدہ کی قرارداد 1267 پر عمل کرتے ہوئے اسامہ بن لادن کو اپنے ملک سے نکال دیں تاکہ انہیں گرفتار کیا جاسکے اور ان پر دہشت گردی کا مقدمہ چلایا جائے۔

آٹھ سال بعد جنوبی کوریا کے وفد کا دورہ

جزیرہ نما کوریا کے دونوں حصوں کے رہنماؤں کی اعلیٰ سطحی بات چیت کی راہ ہموار کرنے کیلئے جنوبی کوریا کا 30 رکنی وفد شمالی کوریا پہنچ گیا۔ 1992ء کے بعد جنوبی کوریا کا یہ پہلا وفد ہے جو شمالی کوریا پہنچا۔

صدر خاتمی کے قتل کی سازش

ایران کے صدر محمد خاتمی کے قتل کی ایک سازش پکڑی گئی۔ ان کے ایک محافظ کو گرفتار کرلیا گیا ہے یہ سازش گذشتہ ہفتے کی گئی تھی۔ انقلابی گارڈز نے منصوبہ ناکام بنا دیا۔ ایک ایرانی اخبار نے یہ رپورٹ شائع کی ہے لیکن سازش کی تفاصیل اخبارات کو جاری نہیں کی گئیں۔

سوڈانی صدر لیبیا میں

افریقی ممالک کے اجلاس میں شرکت کرنے کیلئے سوڈانی صدر لیبیا پہنچ گئے ہیں۔ یہ اجلاس اریڑیا اور ایتھوپیا کے معاملے پر افریقن قوم کے ساحلی اور صحرائی ملکوں کے نمائندوں کے درمیان ہوگا۔

روسی چھاؤنی کے باہر دھماکہ

روس کے جنوبی شہر ولجوگراڈ کی چھاؤنی کے باہر ایک دھماکہ ہونے سے چھ روسی فوجی ہلاک ہوگئے۔ 7 فوجی زخمی ہوئے جن کو فوری طور پر ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔ روسی وزارت دفاع کے بیان کے مطابق یہ دھماکہ دہشت گردوں کی کارروائی ہے۔ یہ بم ایک درخت کے ساتھ باندھا گیا تھا اور یہ اس وقت پھٹ گیا جب ایک فوجی قافلہ درخت کے پاس سے گذر رہا تھا۔ روس عام طور پر ایسے واقعات کیلئے چیچن جانبازوں کو ذمہ دار قرار دیتا ہے۔ ادھر کسٹمز حکام نے ماسکو ائرپورٹ پر چیچنیا میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے متعلق رپورٹ کے بکس چھین لئے۔ حکام نے الزام لگایا ہے کہ رپورٹ پروپیگنڈے کے سوا کچھ نہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کہا ہے کہ روسی اقوام نے سوویت یونین کے تاریک دور کی یاد تازہ کردی ہے۔

زمبابوے میں سیاہ اور سفید کا جھگڑا

جنوبی افریقہ کے صدر نے کہا ہے کہ زمبابوے میں زمین سفید فام کاشتکاروں سے خرید کر بے زمین سیاہ فاموں میں تقسیم کی جائے گی۔ صدر کے ترجمان نے بتایا ہے کہ اس سکیم کیلئے سعودی عرب اور ناروے نے فنڈز کی فراہمی پر آمادگی ظاہر کردی ہے۔

روس نے حملے کا ارادہ ترک کردیا

عالمی دباؤ کے پیش نظر روس نے افغانستان پر حملے کا ارادہ ترک کردیا ہے۔ روس نے پالیسی بدل لی ہے۔ طالبان کو کمزور کرنے کیلئے ان کے مخالفین کی مدد کی جائے گی۔

اسرائیلی اخبار کا الزام

اسرائیل کے ایک اخبار نے الزام عائد کیا ہے کہ شمالی کوریا نے خطرناک میزائل شام اور لیبیا کو فروخت کردیئے ہیں۔ ان ملکوں کو فراہم کئے جانے والے سکڈ میزائلوں کی رینج سات سو کلومیٹر ہے۔

پولیس نے ٹی وی سٹیشن بند کرادیا

فلسطینی خود مختار علاقے رملہ میں قانون کی خلاف ورزی کرنے پر پولیس نے ٹیلی ویژن اور ریڈیو سٹیشن بند کرادیئے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ سٹیشن ایسے پروگرام پیش کر رہے ہیں جن سے فلسطینی نشریاتی قانون کی خلاف ورزی ہوتی تھی۔ یہ دونوں پرائیویٹ ادارے تھے۔

☼☼☼☼☼☼☼☼

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

○ مکرم عبدالرؤف صاحب معلم وقف جدید کے چھوٹے بھائی مکرم عبدالواحد صاحب ابن مکرم جمیل احمد صاحب ساکن ملتان کینٹ کی شادی ہمراہ عزیزہ یاسمین صاحبہ بنت مکرم ابرار احمد صاحب مورخہ 2000-4-20 کو ہوئی اگلے روز مورخہ 2000-4-21 کو ملتان کینٹ میں مکرم جمیل احمد صاحب نے مکرم عبدالواحد صاحب کے ولیمہ کا انتظام کیا تقریب ولیمہ کے اختتام پر مکرم ڈاکٹر محمد شفیق صاحب سہگل امیر ضلع ملتان نے دعا کروائی۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو بہت بابرکت اور خوشیوں کا موجب بنائے (آمین)

☆☆☆☆☆☆

نکاح

○ مکرم آغا شرجیل خان ابن مکرم آغا طاہر احمد خان صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کا نکاح محمد طفیل صاحب مربی سلسلہ نے ہمراہ رابعہ خالد صاحبہ بنت چوہدری نصیر احمد خالد صاحب ہری پور ہزارہ بعوض ایک لاکھ روپے مورخہ 28۔ اپریل 2000ء پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت اور جانبین کے لئے مبارک ہونے کی دعا کریں

✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠

تبدیلی فون نمبر

○ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر مال آمد کے گھر کا فون نمبر 648 کی بجائے 213648 ہوگیا ہے۔

اظہار تشکر

○ عزیزم مکرم نثار احمد خان صاحب مربی سلسلہ کی اچانک حادثاتی وفات پر متعدد احباب جماعت ہمارے گھر آکر ہمارے شریک غم ہوئے نیز اکثر احباب نے بذریعہ خطوط و فون ہم سے اور دیگر اعزہ سے اظہار تعزیت کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ عزیز نثار احمد خان صاحب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اور ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو

عبدالقدیر خان (والد) ونڈالہ روڈ شاہدرہ لاہور
عبدالحفیظ خان (ماموں۔ سسر) 13/52 دارالعلوم وسطی ربوہ

✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠

درخواست دعا

○ مکرم مرزا فضل الرحمان صاحب کینیڈا سے تحریر کرتے ہیں۔ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔

علاوہ ازیں خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ سعیدہ حامد مرزا گذشتہ رمضان سے بیمار چلے آرہے ہیں اہلیہ کافی کمزور ہو چکی ہیں۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا محمد لطیف بیگ صاحب آف پتوکی حال ٹاؤن شپ لاہور کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

حلقہ اقبال ٹاؤن لاہور کے دو ہونہار بچے مرزا بلال احمد ابن مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب اور ثمر احمد ابن مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب شدید بخار میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم شیخ عبدالعظیم صاحب نوشہرہ گگے زئیاں ضلع سیالکوٹ اپنی اور اپنی اہلیہ و بیٹے کی صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

○ مکرم ملک رشید احمد صاحب اعوان سکنہ گھوگھیاٹ میانی حال ربوہ کی صحت و سلامتی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم حکیم منور احمد صاحب عزیز دواخانہ چک چٹھہ حافظ آباد لکھتے ہیں۔ میرے عزیز دو احمدی نوجوان بھائی لاہور بدر پورہ میں لکڑی کا کاروبار کرتے تھے جن کی کارخانہ کے اوپر رہائش تھی مورخہ 15۔ اور 16۔ مئی کی درمیانی رات کو اچانک کارخانہ آگ لگنے سے جل کر راکھ ہوگیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جانی نقصان سے محفوظ رکھا۔ لیکن گھر اور کارخانہ سب جل گیا ہے۔

خدا تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے اس نقصان کو اپنے فضل سے پورا فرمائے۔

☆☆☆

بقیہ صفحہ 5

شکار ہو جاتے ہیں اور اکثر عجیب و غریب پروگراموں پر عمل کرنا شروع کردیتے ہیں۔ مثلاً اگر آج وہ ورزش کا فیصلہ کریں گے تو یہ ہوگا کہ صبح پانچ بجے اٹھ کر تین میل کی دوڑ لگانا شروع کر دیں گے اور یہ بھی چونکہ ایک مشکل کام ہے اس لئے کچھ عرصہ میں تھک کر بیٹھ جائیں گے۔ اس قسم کے پابندئ وقت کے ساتھ صبح سویرے ورزش کرنے کے پروگرام ایسے کھلاڑیوں کے لئے تو مفید ہوسکتے ہیں جو کسی کھیل میں اپنا نام پیدا کرنا چاہتے ہوں مگر ایک آدمی جو صرف اپنا وزن نارمل کرنے کی کوشش میں ہے اس کے لئے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ صبح ورزش کرے۔ یا شام کو یا دوپہر کو یا رات کو۔ یا اگر کسی دن دل نہیں چاہ رہا تو نہ کرے۔ ورزش کو بطور ورزش اپنے اعصاب پر طاری نہ کریں۔ مثلاً پیدل چلنا ورزش ہے۔ لیکن بطور ورزش پیدل چلنے کی بجائے اگر آپ بازار کوئی چیز لینے گئے ہیں اور پیدل چلے گئے ہیں تو ورزش تو پھر بھی ہو جائے گی مگر یہ ورزش محسوس نہیں ہوگی۔ اس طرح انسان باقاعدہ پروگرام کے تحت ورزش کرنے کی بوریت سے بھی بچا رہتا ہے اور ورزش بھی ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر آپ اپنے جوتے خود پالش کرلیں تو اس طرح چند کیلوریز زائد خرچ ہو جائیں گی اور ملازم کو بھی تھوڑا سا آرام ملے گا۔ یعنی ہم خرما و ہم ثواب۔

عمومی بات یہی ہے کہ اگر آپ دبلا ہونا چاہتے ہیں اور پھر رہنا چاہتے ہیں تو بڑی سمجھ بوجھ کے ساتھ غذا اور جسمانی سرگرمی میں توازن پیدا کریں۔ تھوڑی سی کیلوریز غذا میں کم کریں۔ مثلاً صرف چائے میں چینی کا استعمال نہ کرنے سے روزانہ ایک انسان پچاس ساٹھ کیلوریز بچا سکتا ہے۔ اور تھوڑی سی جسمانی سرگرمی بڑھائیں۔ اور صبر کے میٹھے پھل سے لطف اندوز ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : یکم جون۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 32 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 درجے سنٹی گریڈ
جمعہ 2-جون۔ غروب آفتاب۔ 7-12
ہفتہ 3-جون۔ طلوع فجر۔ 3-22
ہفتہ 3-جون۔ طلوع آفتاب 5-01

جنرل مشرف کے تاجروں سے مذاکرات ناکام

انکم ٹیکس اور جنرل سیلز ٹیکس سروے کے بارے میں چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف سے ایوان ہائے صنعت و تجارت کے نمائندوں سے مذاکرات ناکام ہو گئے۔ جنرل مشرف نے کہا کہ سروے ضرور ہوگا۔ ٹیکس سروے پر سمجھوتہ نہیں ہوگا۔ تاجروں کو مراعات دیں گے۔ جنرل مشرف نے چھوٹے تاجروں سے ملاقات پر بھی آمادگی ظاہر کی ہے۔ فیڈریشن کے وفد سے مذاکرات کے دوران حکومتی وفد کی طرف سے کہا گیا کہ تاجروں اور صنعتکاروں سے پوری ہمدردی ہے وہ بھی غریبوں کا خیال کریں۔ حکومت نے چھوٹے تاجروں کو مذاکرات کے لئے کل طلب کر لیا ہے۔ ٹریڈرز الائنس نے مذاکرات کیلئے پینل بنا لیا ہے۔ جنرل مشرف کے ساتھ مذاکرات میں وزیر خزانہ اور وزیر تجارت بھی شامل تھے۔

پانچویں روز بھی ہڑتال

اسلام آباد اور بعض دیگر شہروں میں ٹیکس سروے کے خلاف پانچویں دن بھی ہڑتال جاری رہی۔ اسلام آباد میں زبردستی دکانیں بند کرانے والے 20 تاجر رہنما گرفتار کر لئے گئے۔ اسلام آباد میں تاجروں نے جگہ جگہ مظاہرے کئے۔ متعدد مقامات پر مظاہرین نے ٹائر جلا کر سڑکیں بلاک کر دیں۔

لاہور میں جزوی ہڑتال

لاہور میں جزوی ہڑتال ہوئی بڑی مارکیٹیں بند رہیں جبکہ چھوٹی مارکیٹوں میں کام جاری رہا۔

جمعۃ المبارک کی چھٹی

باخبر ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ حکومت نے جمعۃ المبارک کی چھٹی بحال کرنے کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے۔ تاہم اس کا باقاعدہ اعلان چیف ایگزیکٹو بارہ ربیع الاول کو قومی سیرت کانفرنس میں کریں گے۔

ہڑتال جمعہ تک جاری رہے گی

ایوان صنعت و تجارت گوجرانوالہ نے فیصلہ کیا ہے کہ تاجروں کی ہڑتال جمعہ تک جاری رہے گی۔ عوام اور فوج کو آپس میں لڑانے کی سازش کی جارہی ہے جو درست نہیں۔

ایک ہزار کرپٹ پولیس والے

حکومت پنجاب نے ایک ہزار کرپٹ پولیس افسروں کو فارغ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان میں ڈی ایس پی، انسپکٹر، سب انسپکٹر اور اے ایس آئی شامل ہیں۔

سیلز ٹیکس کے خلاف احتجاج غداری ہے

صوبائی وزیر قانون خالد رانجھا نے کہا ہے کہ سیلز ٹیکس کے خلاف احتجاجی تحریک غداری کے مترادف ہے۔ قوم تاجروں کے احتساب کا مطالبہ کر رہی ہے۔ احتسابی عمل سے چھوٹے تاجر متاثر نہیں ہونگے۔

صرف سیاستدانوں کا احتساب

اے این پی کے مرکزی صدر اسفندیار ولی خان نے کہا ہے کہ صرف سیاستدانوں کا احتساب قبول نہیں۔ ہم نے کبھی کسی فوجی آمر کے ہاتھ مضبوط نہیں کئے نہ آمریت کا حصہ بنے۔ بی بی سی کو انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ اجمل خٹک کو پارٹی ڈسپلن کی خلاف ورزی پر نکالا گیا۔

حکومت میں شمولیت پر غور

تحریک انصاف کے عمران خان نے کہا ہے کہ اگر ہمیں اپنے پروگرام پر عمل درآمد کرنے دیا جائے تو حکومت میں شمولیت پر غور کر سکتے ہیں۔

ہم نے 28-ارب وصول کئے تھے

مسلم لیگ پنجاب کے صدر سردار ذوالفقار علی کھوسہ نے کہا ہے کہ ہماری حکومت کو تاجروں کا اعتماد حاصل تھا۔ ہم نے نادہندگان سے 28-ارب روپے وصول کئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلزپارٹی سمیت تمام سیاسی جماعتوں سے رابطہ ہے۔

دو ٹرینوں کی ٹکر

لاہور میں بادامی باغ کے ریلوے اسٹیشن پر راولپنڈی سے آنے والی ریل کھڑی تھی کہ نارووال سے آنے والی ٹرین پیچھے سے اس میں ٹکرا گئی۔ درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔ یہ واقعہ رات سوا نو بجے پیش آیا۔

بلوچستان کے وزیر کی گرفتاری کا حکم

بلوچستان کے وزیر صحت بریگیڈئر (ر) خادم حسین چنگیزی کو گرفتار کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے یہ حکم بنکنگ کورٹ کے جج نادر خان درانی نے 26 لاکھ روپے کا قرض وصول نہ ہونے پر جاری کیا۔ وزیر موصوف نے یہ قرضہ 1993ء میں لیا تھا۔ بار بار کے نوٹسوں کے باوجود واپس نہیں کیا۔

ٹیکس سروے شام 5 بجے تک

رہائشی صنعتی اور کمرشل ٹیکس سروے کا دورانیہ صبح نو بجے سے دوپہر دو بجے تک کی بجائے شام 5 بجے تک کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

بھارت سے ثالثی کی ضرورت ہے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ بھارت سے دو طرفہ مذاکرات کا تجربہ ناکام رہا ہے۔ اب ثالثی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کو انتقام کا نشانہ نہیں بنایا جارہا ہے۔ بحالی جمہوریت کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت سے مذاکرات ہمیشہ بھارت کی ہٹ دھرمی سے ناکام ہوئے۔ دنیا کو ماننا ہوگا کہ مسئلہ کشمیر حل کئے بغیر امن قائم نہیں ہو سکتا۔

کاروبار شروع ہو گیا

ملک کی تینوں سٹاک مارکیٹوں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ہنگامی اجلاس میں کاروبار دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ مارکیٹ کھلنے پر کراچی سٹاک مارکیٹ میں اچانک تیزی آگئی۔ 13-ارب کا اضافہ ہوا۔

اصل حقیقت

ربوہ میں پائے جانے والے سات نومولود بچوں کی اموات کی اصل حقیقت سامنے آگئی۔ ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال کے بیان کے مطابق جن مردہ جسموں کو اخبارات نے نوزائیدہ بچوں کا نام دیا ہے دراصل انہیں میڈیکل زبان میں فیٹس (FOETUS) کا نام دیا جاتا ہے۔ نامکمل اور ابنارمل مردہ حالت میں پیدا ہونے والے بچوں کو برائے ضروری ریسرچ میوزیم میں محفوظ کر لیا جاتا ہے جہاں انڈر ٹریننگ نرسنگ سٹاف کو ان پر تحقیق کروائی جاتی ہے گزشتہ 20/25 سالوں سے محفوظ فیٹس نامعلوم وجوہ کی بنا پر خراب ہو گئے تو ہسپتال کے عملہ کو مجبوراً فیٹس (FOETUS) ضائع کرنا پڑے۔ ہسپتال انتظامیہ نے وارڈ خاکروب کے حوالہ کر دیا کہ ان کو کسی گڑھے میں دبا دیا جائے لیکن خاکروب نے غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان فیٹس کو ایک کوڑے کرکٹ کے ڈھیر میں پھینک دیا جنہیں لوگوں نے نوزائیدہ بچوں کا نام دے دیا۔ ایڈمنسٹریٹر ہسپتال نے بتایا کہ اس واقعہ کی تحقیقات کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے غفلت اور غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

(روزنامہ پاکستان یکم جون 2000ء)

☼ ☼ ☼ ☼ ☼ ☼ ☼

چھٹیوں کے کام کیلئے عمدہ خوبصورت رجسٹر اور دستے دستیاب ہیں

ذیشان بک ڈپو

اقصیٰ روڈ ربوہ ۔ فون 214314

نورز

جیولرز

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ

ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ

فون دکان 213699 گھر 211971

یرقان، نکسیر، لو لگنا

گرمی، لو لگنے، ہیٹ سٹروک سے بچاؤ اور بد اثرات کیلئے SUMMER TONIC (100 Tabs) Rs.20/-

نکسیر، ناک سے خون پھوٹنا گرمی یا معمولی چوٹ سے خون آنے لگے EPISTAXIS CURE (4 Caps) Rs.25/-

یرقان۔ جلد، آنکھوں اور پیشاب کی زردی، جگر کی خرابی کیلئے JAUNDICE CAPS (10 Caps) Rs.20/-

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان

خوشخبری

وول-کاٹن-سلک-لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی-
ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے-
پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولمپیا کارپٹ-
سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں-اب آپ
فیصل آباد ریٹ پر ہول سیل کپڑا بھی خرید سکتے ہیں-

ناصر نایاب

کلاتھ ہاؤس

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 - ربوہ فون 434